مرغی کے پنجوں کا سالن پکا کر کھانا کیسا؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-12296

تاریخ اجراء: 16 ذوالحجۃ الحرام 1443ھ /16 جولائی 2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ مرغی کے پنجوں کا سالن پکا کر کھانا کیا جائز ہے؟؟ رہنمائی فرمائیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

شرعی طریقے سے ذبح کی گئی مرغی کے پنجوں کو اچھی طرح دھو کر پاک وصاف کر کے کھانا شرعاً جائز ہے اس میں کوئی حرج والی بات نہیں، کیونکہ مذبوح حلال جانور کے ممنوعہ اجزاء کے علاوہ دیگر تمام اجزاء کا کھانا شرعاً جائز ہے۔

چنانچہ درِمختار میں ہے: "اذا ماذ کیت شاۃ فکلھا سوی سبع ففیھن الوبال" یعنی جب بکری ذبح کی گئی تو سات اجزاء جن میں وبال ہے ان کے ماسوا سب اجزاء کو کھاؤ۔ (درِمختار مع ردالمحتار، مسائل شتی، ج 10، ص 513، مطبوعہ کوئٹہ)

امام محمد ہاشم بن عبد الغفور ٹھٹھوی علیہ الرحمہ اس حوالے سے ارشاد فرماتے ہیں: "قال محیی السنۃ البغوی فی تفسیرہ المسمی بمعالم التنزیل فی قولہ تعالیٰ: "تَاۡکُلُوۡنَ" (سورۃ النحل:05) ای من البانھا، وما یتخذ منھا کالسمن والزبدۃ وغیر ذلک ولحومھا وقرونھا وعصبھا وجلودھا و**اطرافھا** وعظامھا ومخھا وعروقھا وشحمھا، وجمیع ما کان فی المذبوح الماکول سوی ما کرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، وھو سبعۃ اشیاء من الشاۃ المذبوحۃ: الذکر، والقبل، والانثیان، والغدۃ، والمثانۃ، والمرارۃ، والدم المسفوح۔ "ترجمہ: "محیی السنۃ البغوی علیہ الرحمہ اپنی تفسیر جس کا نام "معالم التنزیل" ہے اس تفسیر میں اس ارشادِ باری تعالیٰ "تَاۡکُلُوۡنَ" کے تحت فرماتے ہیں یعنی تم ان جانوروں کا دودھ اور اس دودھ سے بننے والی چیزیں جیسا کہ گھی اور مکھن وغیرہ کھاتے ہو، اسی طرح ان جانوروں کا گوشت، سینگ، پٹھے، کھال، اعضاء، ہڈیاں، مغز، رگیں، چربی اور مذبوح حلال جانور کے تمام اعضاء، سوائے ان اعضاء کے جنہیں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے مکروہ قرار دیا اور وہ مذبوحہ بکری میں سات چیزیں ہیں: علاماتِ نر اور مادہ، خصیے، غدود، مثانہ، پتا اور بہتا خون۔" (فاکھۃ البستان، ص 173-172، مطبوعہ بیروت)

سری پائے کھانے سے متعلق فتاوی رضویہ میں ہے: "**سرے پائے خود کھائے خواہ اقرباء مساکین جسے چاہے۔** خواہ **سب حجام یا سب سقا کو دے دے شرع مطہر نے ان کا کوئی خاص حق اس میں مقرر نہ فرمایا۔**" (فتاوی رضویہ، ج20، ص 586، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

فتاوی فیض الرسول میں ہے: "**قربانی کے جانور کے سری یا پائے خود کھائے یا کسی دوسرے کو بطورِ ہدیہ دے دے شرعاً اس کا کوئی حقدار نہیں۔**" (فتاوی فیض الرسول، ج02، ص470، شبیر برادرز، لاہور، ملخصاً)

مفتی وقار الدین علیہ الرحمہ ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: "**حلال جانوروں کی کھال حلال ہے اور بال وغیرہ صاف کرنے کے بعد (سری پائے) کا کھانا بھی جائز ہے۔**" (وقار الفتاوی، ج01، ص214، بزم وقار الدین، ملخصاً)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net